رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ
رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۲۴ | دار الامان قادیان ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۶ | جلد ۱۰

قصیدۂ تہنیت فتح پریٹوریہ دار السلطنت ٹرانسوال جنوبی افریقہ مصنفہ مولانا مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب طبیب صدر بازار چھاونی سیالکوٹ

چہ شوکت ہست کہ رابرٹ برجہاں آورد
سرِ اطاعت دشمن بر آستاں آورد
لوائے فتح برافراشت در پریٹوریہ
سرِ عزو رعفاریت بر سناں آورد
فگندہ غاشیہ بردوش می دود بر کاب
بجا کریش کرو گر پناہ جاں آورد
فلک نواخت نوائے ظفر پئے برٹن
زتلغراف زمیں طرح کہکشاں آورد
فلک حمید بسوئی زمیں بمنت و فضل
زمیں قدوم مسرت بر آسماں آورد
سپاہِ شوکت و صولت چناں سبک برجست
کہ کوہِ نکبت و ادبار بر یلاں آورد
سپاہ دولتِ برطانیہ وفا بنمود
کہ او زخون بزمیں فرش ارغواں آورد
چہ کرد لارڈ کہ رابرٹ گو مدش عالم
بپائے خیل فتوف بہادراں آورد
اجل نواختہ کوس اجل پئے اعدا
قضا بتوس قضا تیر نزع جاں آورد
زقلبِ فوج عدو بانگ الاماں برخاست
نشانِ ابیضِ اعدا بدستِ شاں آورد
فلک بدستِ عدالت چو داد میزانی
بحق دولت برطانیہ گراں آورد
چہ دولت ہست کہ فخر شہنشہی دارد
کہ تاج فخر بفرق شہنشہاں آوردہ
نگین خاتم شاہنشہیش دادگری ست
براہِ عدل قدم پیش ہر زماں آورد
ازیں ست حرزِ جہاں داریش دعا رمسیح
کہ ہر دو دست پر خالق جہاں آورد
کماں ادعیۂ حضرت مسیح زماں
ببیں کہ تیر اجابت چہ بر نشاں آورد
ہماں مسیح کہ انفاسِ پاک و طیب او
ہزار نعمت و رحمت بقادیاں آورد
ازیں خجل نشوم گر صدائے پر بزنم
کہ آنجناب بیار و فاعیاں آورد
دعا رحضرت مہدی بحق ایں دولت
چو دشنہ ایست کہ برپائے دشمناں آورد
زبیخ و بن ببرد دشمن سیہ دل را
کہ رونی شود اورا کہ برزباں آورد
الٰہی جملہ دعا ہائے او پذیرا کن
کہ بہرۂ قیصرۂ ہند از جہاں آورد
ہمیں ست قیصرۂ کافتاب نصفت او
چو آفتاب زمیں را بر آسماں آورد
الٰہی سایہ ایں دولت ہما سایہ
ہمیشہ دار کہ الطاف بر جہاں آورد
چو ابر بر سر ارض قلوب مے بارد
ببیں کہ ارض جہاں رنگ گلستاں آورد
مبارک از رہ شکر و سپاس این دو دل
سرِ نیاز حمید چو خادماں آورد

ایک زبردست پیشگوئی پوری ہوچکی ہے

چہ ہیبتہا بدادند ایں جواں را
کہ ناید کس بمیدان محمد

دنیا میں تھوڑے لوگ ہیں جو خدا ترسی اور سلامت روی کے ساتھ اُن باتوں پر غور کرتے ہیں جو کسی برگزیدہ خدا کے مُنہ سے نکلتی ہیں اور بہت ہیں جو ان باتوں پر عجلت اور بے باکی سے گذر جاتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اُس مقدس ذات کی عظمت وجبروت پر سچا ایمان پیدا ہونے کی ایک اور صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ پیشگوئیاں ہیں جو اللہ تعالےٰ کے الہام و القار سے کوئی مامور من اللہ کرتا ہے گو دنیا کا ایک ایک ذرہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہے مگر دلیل ناطق مامور من اللہ کا وجود ہوتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی باآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ کسی مامور من اللہ کے خوارق وکرامات میں سے سب سے زیادہ عظیم الشان جو کرامت اور خوارق ہو سکتے ہیں وہ صرف پیشگوئیاں ہی ہیں۔ ورنہ رسّی کا سانپ بنادینا یا قسم قسم کی باتیں گو بجائے خود کیسی ہی تعجب خیز اور عجوبہ نما ہوں لیکن پیشگوئیوں کے مرتبہ اور درجہ تک ہرگز نہیں پہونچ سکتیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جقدر اقتداری نشانات دئے گئے ہیں اُن میں عظیم الشان پیشگوئیاں ہی پیشگوئیاں ہیں۔ اور مامور من اللہ کی عظمت ان نشانات ہی کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے اس زمانہ میں جب کہ الحاد اور دہریت کی خطرناک ہوا چل رہی ہے خدا اللہ پرستی تو درکنار خود خدا تعالےٰ کے وجود ہی پر بیشمار شبہات پیدا ہو گئے تھے اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک برگزیدہ اور مامور کے ذریعہ اپنی لاتبدیل سُنت کے موافق اپنے وجود کو آشکار فرمایا چنانچہ اُس مامور نے دعوے سے فرمایا۔

آن خدائے کہ از واہل جہاں بیخبر اند
برمن او جلوہ نمود ست گر اہلی بپذیر

اور اُس کا یہ دعوی نرا دعوی ہی نہ تھا بلکہ اُسکو ہزارہا تائیدی نشانات اور خوارق کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر کیا گیا مگر بہت تھوڑے سے نکلے جو حق کے شنوا اور صداقت کے بینا ہوے۔ اگر اُن نشانات اور خوارق کی تفصیل اور تشریح کی جاے تو ایک ضخیم کتاب طیار ہو جائے ہم اس وقت صرف ایک عظیم الشان پیشگوئی کو دکھانا چاہتے ہیں جو پوری ہوچکی ہے اور ہر میدان میں پوری ہورہی ہے۔ وہ پیشگوئی اس شعر میں مرکوز ہے

شعر

چہ ہیبت ہا بدادند ایں جوان را
کہ ناید کس بمیدان محمدؐ

اور قریبا اس مضمون کا ایک یہ شعر بھی ہے۔

شعر

آزمایش کے لئے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کی تفصیل ہم چند واقعات سے کرنا چاہتے ہیں اور اس سے پیشتر کہ وہ تفصیل دیں یہ جتلا دینا ضروری ہے کہ یہ پیشگوئی اس صدی کے مجدد و مسیح موعود اور مہدی معہود نے بہت سال گذرے کی تھی اور کوئی آدمی اپنے وجود اور قابلیت پر بھروسہ کرکے اس قدر بلند دعوی سے نہیں کہہ سکتا۔ اور پھر تعجب کی بات ہے کہ کوئی بھی اس کے مقابل میں نہ آسکے یہ صرف اُسی صورت میں ممکن ہے کہ کہنے والا اللہ تعالی کی طرف سے تائید یافتہ اور اُس کے بلانے سے بولا ہو۔

اب ہم اس پیشگوئی کو براہین احمدیہ کے زمانہ سے شروع کرتے ہیں اور دکھاتے ہیں کہ کس کس موقع پر کیونکر پوری ہوتی رہی

(۱) براھین احمدیہ کے جواب کے دس ہزار روپیہ کا انعام تجویز کیا گیا ایک بھی ایسا نہ ہوا جو جواب کی جرأت کرتا۔ اور شرائط مقررہ کے موافق آپ کے اس دعوے کو جھٹلا سکتا۔

(۲) سرمہ چشم آریہ کے جواب پر پانسو روپیہ انعام مقرر کیا اور آریوں کے جلسہ میں جواب پیش کرنے والے کو اور منشی جیونداس آریہ کی ہی قسم پر انعام دینا منظور کیا مگر کوئی مقابلہ میں نہ آیا۔

(۳) چہل روزہ دعوت کے واسطے عام اعلان دیکر بلایا گیا کوئی نہ آیا۔

(۴) یک سالہ دعوت کے لئے عام اعلان کیا گیا کوئی مقابل میں نہ آیا۔ اندرمن مراد آبادی نے اپنی خواہش ظاہر کی مگر جب زر انعام لے کر آپ کے آدمی پہونچے تو اندرمن لاہور چھوڑ کر کسی طرف بھاگ گیا۔

(۵) پادری فتح مسیح نے الہام کا دعوی کیا اور حضرت اقدس سے مقابلہ کرنا چاہا اور بمقام بٹالہ جلسہ قرار پایا آخر فتح مسیح صاحب سامنے نہ آئے۔

(۶) آتھم صاحب کو جب نشان نمائی کیواسطے کہا گیا تو انھوں نے صاف انکار کیا۔

(۷) آتھم صاحب کی نسبت حضرت اقدس کی پیشگوئی پورا ہونے پر جب مخالفوں نے اپنی تیرہ دلی سے انکار شروع کیا اور آتھم کو قسم کیلئے بلایا اور یا مقدمہ کے لئے کہا اُس نے صاف انکار کیا

(۸) لیکھرام کی بابت حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئی میں اشتباہ قتل کے دور کرنے کے واسطے جب آریوں کو قسم کھانے کے لئے کہا گیا تو گنگا بشن نام آریہ قسم کھانے کے لئے آمادہ ہوا۔ آخر ہیبت حق سے قسم کھانے سے گریز کر گیا اور سامنے نہ آیا اور اب تک روپوش ہے۔

(۹) مولوی محمد حسین وغیرہ مخالف الرائے مولویوں کو مباحثہ کے واسطے بلایا بیجا اور فضول حجتوں سے ٹالتے رہے اور مولوی محمد حسین نے لودھیانہ میں مباحثہ کیا تو اصل مضمون کی طرف ہرگز نہ آئے اپنی خیالی اصول موضوعوں کے جھگڑے میں پڑے رہے

(۱۰) جب مباہلہ کیطرف دعوت کی گئی تو کوئی آریہ برہمو پادری مخالف مولوی سامنے نہ آیا اور یہ دعوت کئی مرتبہ کی گئی۔

(۱۱) آسمانی فیصلہ کے ذریعہ مولویوں سے فیصلہ چاہا مگر کوئی سامنے نہ آیا

(۱۲) قرآن کریم کی عربی تفسیر لکھنے کی دعوت کی کسی مولوی کو جرأت نہ ہوئی۔

(۱۳) عربی تصنیفات میں مقابلہ کو بلایا کوئی نہوا جو مقابلہ کرتا۔

(۱۴) لاہور کے بشپ صاحب کو آپ کی جماعت کے معزز و ممتاز لوگوں نے آپ کے مقابلہ میں فیصلہ کے واسطے بُلایا تو بشپ صاحب نے انکار ہی کر دیا۔

(۱۵) منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری کو اپنے الہامات وغیرہ شائع کرنے کی دعوت کی گئی اب تک جواب ہی جواب ہے۔

(۱۶) اب مولویوں اور سجادہ نشینوں مشایخ وغیرہ کی خدمت میں درخواست بھیجی گئی ہے انشاء اللہ تعالے اسپر بھی کوئی مقابلہ کرنے والا سامنے نہ آئے گا۔

ہم نے یہ ۱۶ بڑے بڑے امور دکھائے ہیں اب ان سب واقعات پر یکجائی نظر کرنے کے بعد ہم پوچھتے ہیں کہ خدا کے لئے انصاف کر کے بتلاؤ کہ یہ کیا بات ہے کہ ہر میدان میں یہ پہلوان محمد صلے اللہ علیہ وسلم للکارتا ہے مگر کوئی اس کے مقابلہ کو نہیں نکلتا۔ اگر خدا تعالے کی طرف سے یہ پیشگوئی نہیں ہے اور پوری نہیں ہوئی تو ہم کو کوئی ایسا واقعہ بتلاؤ کہ جس میں حضرت اقدس عالی جناب سیدنا مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے نام سے کسی مخالف کو بلایا گیا ہو اور وہ سامنے آیا ہو اور اگر نہ دکھا سکو اور ہرگز نہ دکھا سکو گے تو پھر اے مخالف لوگو سُن رکھو کہ تم پر وہی فتوی ہے جو ایسے منکروں کے لئے ہوا کرتا ہے۔ فتدبروا۔

رسالہ سراج الحق حصہ دوم

چھپ کر طیار ہوگیا ہے قیمت ۔ر علاوہ محصول ڈاک جو صاحب خرید فرماویں ارکا ٹکٹ ارسال فرماویں۔ المشتہر سراج الحق از قادیان

مکتوب حضرت امام الزمان علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد باخویم مکرم منشی ظفر احمد صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ آپکا پہونچا۔ حرف حرف اُس کا پڑھا گیا اور آپ کے لئے دعا کی گئی۔ قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت میں مجاہدات شاقہ بجا لا کر اپنے مولی کو خوش کرنا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ مجاہدہ جس کے حصول کے لئے قرآن شریف میں حث و ترغیب ہے اور جو مدار کشود کار ہے وہ مشروط بہ بے ذوقی و بے حضوری ہے اور اگر کوئی عمل ذوق اور بسط اور حضور اور لذت سے کیا جائے تو اُس کو مجاہدہ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتب ہوتا ہے کیونکہ وہ خود ایک لذت اور نعیم ہے اور تنعم اور تلذذ کے کاموں سے کوئی شخص مستحق اجر نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص شیریں شربت پیکر اُس کے پینے کی مزدوری مانگ نہیں سکتا سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقت کے ختم ہونے سے وہیں ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے اور عبادات عبادات نہیں رہتیں بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں سو حالت قبض جو بے ذوقی اور بے مزگی سے مراد ہے یہی ایک ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے۔ ہاں بے مزگی کی حالت میں اعمال صالحہ کا بجا لانا نفس پر نہایت گراں ہوتا ہے مگر ادنیٰ خیال سے اس گرانی کو انسان اُٹھا سکتا ہے جیسے ایک مزدور جو خوب جانتا ہے کہ اگر میں نے آج مشقت اُٹھا کر مزدوری نہ کی تو پھر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے کہ میں نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پھر گذارہ ہونا مشکل ہے اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے کہ فلاح آخرت بجز اعمال صالحہ کے نہیں اور اعمال صالحہ وہ ہوں، جو خلاف نفس ہوں اور مشقت سے ادا کئے جاویں اور عادت اللہ اسی پر جاری ہے کہ جس کام کے لئے مصمم عزم کیا جاوے اُس کے انجام کے لئے طاقت ملجاتی ہے سو مصمم عزم اور عہد واثق سے اعمال کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور نماز میں اس دعا کو پڑھنے میں کہ اھدنا الصراط المستقیم الخ بہت خضوع اور خشوع سے زور لگانا چاہئے اور بار بار پڑھنا چاہئے۔ انسان بغیر عبادت کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے اور شر البریہ ہے وقت گذر جاتا ہے اور موت در پیش ہے اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گذر گیا وہ ناقابل تلافی اور محل حسرت کا مقام ہے دعا کرتے رہو اور تھکو مت۔ لا تیئسوا من روح اللہ یہ عاجز آپ کے لئے دعا کرتا رہے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت ہے صابر اور منتظر رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ صبر میں کچھ فرق آجاوے کہ استعجال سم قاتل ہے۔ اگر فرصت ہو تو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے اور غور سے ترجمہ قرآن شریف کا دیکھا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواب میں آپ نے دیکھا یہ بہتر ہے۔ فاروق کی زیارت سے قوت وشجاعت دین حاصل ہوتی ہے۔ میری دانست میں فقر کے یہ معنے ہیں کہ اعمال کی ضرورت ہے نہ نسب کی یہ پوچھا جائے گا کہ کیا کام کیا یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ کس کا بیٹا ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مناسبت وپیروی ومحبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں خدا تعالے کے راضی ہو جانے کے بعد اور بآسانی یہ امور طے ہوجاتے ہیں

والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیاں۔
۱۱ر مئی ۱۸۹۹ء

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اسلامی دنیا میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی عجیب خیر و برکت کا زمانہ تھا۔ حامیان اسلام میں آپ کا نام آب زر سے لکھنے کے لائق ہے علاوہ دوسرے فضائل اور کمالات کے سیاست مدن کے عمال سب آپ کے احکام کی نقل کتابوں میں لکھ لیا کرتے تھے یہ ایسے امور ہیں جن پر آج یورپین حکومتیں ناز کرتی ہیں آپ کے عہد میں بعض آلات اور اسلاک کہربائی بھی مستعمل تھے بیس سال تک مصر میں حکمران رہے اور کسی شخص کو آپ سے ناراضی نہ تھی ۲۸ھ میں آپ نے بذریعہ اسطول بحری جزیرہ قبرص کو فتح فرما لیا تھا کریٹ کو فتح فرمایا بعد ازاں جزیرہ کوس اور جزیرہ رودس اور اروادہ قریب قسطنطنیہ بڑی لڑائی آپ نے رومیوں سے کی اور بر و بحر دونوں طرف سے انھیں تنگ کیا اور خلیج (صابوق) میں بڑا بیڑا جہازات کا غرق کرایا گیا اور چھ سال برابر قسطنطنیہ پر محاصرہ رہا یہ وہ زمانہ تھا کہ امیر المومنین کے لشکر کی تعداد ایک لاکھ کے اندر تھی اور فتح اسلامی بلاد چین تک پہونچ گئی تھی آج کا روز دول یورپ کی چھوٹی دولت ملک فلحنک کے نزدیک اس سے کہیں زاید لشکر موجود ہے مگر یہ اتفاق اور اسلامی پیشواؤں کی نیک نیتی تھی کہ اسلام کو کہیں فتح و نصرت نصیب ہوئی تھی آج ایسے امور مسلمانوں میں بالکل عجیب و غریب معلوم ہو رہے ہیں

وعظ کی تاثیر

رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک میں ایکطرف بیٹھا ہوا تھا میرے قریب مصر کے ایک زبردست عالم تشریف فرما تھے۔ ہم نے لوگوں کو دیکھا جو زمین کو بوسہ دے رہے ہیں اور قبر مبارک کے کپڑے کو چومتے اور اس سے آنکھیں رگڑتے ہیں ہر شخص اپنی اپنی فریاد پیش کرتا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے حاجتیں طلب کرتا اور منت مانگتا ہے یہ حالت دیکھکر ان بزرگ کی زبان سے جو میری برابر بیٹھے تھے بیساختہ یہ نکلا ما ہذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون۔ یہ پڑھتے وقت ان بزرگ نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا جو مزار مبارک سے مرادیں مانگ رہے تھے بزرگ کی زبان سے یہ سنکر میں نے ان سے کہا کہ آپ گروہ علما سے ہیں اور قوم میں منکرات اور ناجائز باتوں کی از حد ترقی ہو گئی ہے لیکن افسوس ہے کہ آپ بالکل خاموش ہیں۔ میرے اس کہنے پر مجھ میں اور ان بزرگ میں جو مکالمہ ہوا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بجنسہ لکھد یا جاوے۔

بزرگ زمانہ فاسد ہو گیا ہے لوگوں کی توجہ صرف باتوں کیطرف ہے سچی بات کا سننا کسی کو گوارا نہیں

میں حق ہمیشہ غالب رہتا ہے کبھی مغلوب نہیں ہوتا جب حق اور باطل کا مقابلہ ہو گا اور حق ثابت ہو جاوے گا تو یقینا اس مقابلہ کا نتیجہ حق کے غلبہ اور فتحیابی پر مبنی ہوگا۔

بزرگ ہاں جب حق ثابت بھی ہو

میں حق کے ثابت ہونے میں کونسی چیز مانع ہے۔

بزرگ جو لوگ جھوٹے اور مضر وعظوں کے دلدادہ ہیں اور اس تعلیم میں مشغول ہیں جسمیں لغویات اور مزخرفات بھرے ہوے ہیں اور جن کی لغویت بہت کچھ ثابت ہو چکی ہے ایسی تعلیم پانے والے اشخاص اس شخص کی بیخ کنی اور بربادی کی کوشش کرتے ہیں جو ٹھیک ٹھیک تعلیم دینا چاہتا اور مفید وعظ کہتا ہے چنانچہ ان کی مساعدت اور اعانت پر ان کے معتقدین کمر بستہ ہو جاتے ہیں اور سچے وعظ کہنے والوں کو بے دین اور بد خواہ ملک مشہور کیا جاتا ہے اس کی تحقیر کی جاتی ہے اس کو مذہبی و ملکی مطاعن کے ساتھ مطعون کرتے ہیں۔

میں۔ کچھ ہی حالت کیوں نہ ہو لیکن اہل حق کا فرض ہے کہ سچی بات کو ظاہر کریں اور جب تک حق کی فتح کامل نہ ہو جائے مسلسل اور لگاتار کوشش کرتے رہیں

بزرگ اگر کوئی عالم توحید مطلق اور اخلاق حسنہ کی تعلیم دینا چاہتا اور سچے اور مفید وعظ کہتا ہے لوگ اس کی طرف رخ بھی نہیں کرتے ان کا میلان طبع انہیں قصہ گو جھوٹے واعظین کی طرف ہے جو ان کی خواہشات کے ہم نوا ہیں۔

میں گستاخی معاف حالت موجودہ اس کے بالکل برعکس ہے کیونکہ حوادث زمانہ نے لوگوں کے دلوں میں حق بات کے قبولنے کی صلاحیت پیدا کر دی ہے اور وہ اس رہنمای کے خواہشمند ہیں جو ان کو موجودہ بدبختی اور مصیبت سے نجات دے چنانچہ اس معاملہ میں میں نے لوگونکا

امتحان کرلیا ہے ایک دن میں درس دے رہا تھا دفعۃً لوگوں کا بھیڑ ایسا ہجوم ہوا کہ جس کی مجھے پہلے سے توقع نہ تھی پہلے ہی دن میرے درس کے مفید ہونے کا لوگ چرچا کرنے لگے حتی کہ ایک شخص نے کہا کہ اگر ہمارے پاس ایسے سو مدرس ہوں تو ہم پر یہ بلائیں اور مصیبتیں نازل نہ ہوں جنمیں ہم مبتلا ہیں بزرگ کیا لوگ تمہارے وعظ کو ایسی ہی توجہ سے سنتے ہیں جیسے فلاں شخص کے وعظ کو اگر ایسا ہے تو ہم کہیں گے کہ مفید تعلیم کا بھی رواج ایسے ہی ہو سکتا ہے جیسے دوسری تعلیم کا۔ میں لوگوں کی ایسی توجہ نہیں لیکن انکی توجہ کا فلاں شخص پر یہ سبب نہیں ہے کہ لوگ مدت سے اُس کے ساتھ مالوف ہیں لوگوں کے خیالات اور اغراض کے بھی وہ موافق ہیں لیکن مجھے اُمید ہے کہ اس ملمع کاری پر جس میں صرف لوگوں کو لذت معلوم ہوتی ہے وہ اس سچائی کو ترجیح دینگے جس کے ساتھ لوگوں کی اصلی مصلحتیں اور آیندہ بہبودی وابستہ ہے مجھ میں اور اُن بزرگ میں تو یہ گفتگو ہوئی لیکن یوماً فیوماً مجھکو اپنے قول اور تجربہ کی شہادتیں ملتی جاتی ہیں چنانچہ انہیں ایام میں یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک بزرگ لوگوں کو جامع ازہر کی مشرقی حصہ میں حج کرنے کی ترغیب دے رہے تھے کہ امسال حج ادا کریں چنانچہ اس وعظ کا لوگوں پر اس قدر اثر ہوا کہ تمام دشواریاں اور مصیبتیں لوگوں کی نظر میں ہیچ ہوگئیں حتے کہ سود کی معصیت کی بھی انھوں نے پروانہ کی اور اپنی مملوکات کو رہن رکھکر قرض لیا

اور ایک ایک فدان پر چار چار گنے قرض لیں اور فیصدی بیس روپیہ سود کے مئے ایسے ربوا کی نسبت شرع یا قانون کیا تجویز کر سکتا ہے وہ جانتے تھے کہ حجاز کے بعض شہروں میں وبا پھیلی ہوئی ہے جس میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اس سال زادراہ اور کرایہ سواری میں دوچند خرچ ہوگا بعض کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ جب اعتدال سے زیادہ خرچ اور کرایہ ہو تو استطاعت رکھنے والے سے حج کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے تاہم ان امور کی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اور سود کے گناہ کبیرہ تک کے مرتکب ہوئے اور حج کو گئے یہ اسقدر مشقتیں انہوں نے کس واسطے برداشت کی صرف اس لئے کہ عالم دین اور وعظ کے حکم کی بجا آوری کریں چنانچہ انہوں نے وعظ کے حکم کو تسلیم کیا اس سے یہ ثابت ہوا ہی کہ آج علماء کا قول اس درجہ تک مانا جاتا ہے اور اس حد تک اُن کی اطاعت کی جاتی ہے تو جب علماء لوگوں کے سامنے سچی باتیں بیان کریں گے اور اُن پر اُن امور کو پیش کرینگے تاکہ اُن کے دین و دنیا کی کامیابی کا باعث ہو اور اُن کی عقلوں کی تربیت و اصلاح ہو اُن کے دلوں میں برائیوں سے بچنے کی تحریک ہو تو اُن کی کیا حالت ہوگی یقیناً اس وقت مسلمان شیر کی طرح جنبش کریں گے اور جو چیزیں اُن کے پاس موجود ہیں انکی حفاظت ہوگی اور کھوئی ہوئی عزت

واپس ملے گی اور خدا کے یہاں اعلےٰ مرتبہ اور عمدہ درجہ حاصل حاصل کریں گے۔

اِدھر اُدھر کی باتیں

فی الحال اشتہارات کے لئے مولوی محمد علیصاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی قادیان کے نام سے خط و کتابت ہوا کرے جو لوگ ہم سے اشتہارات مانگتے ہیں اور ہم اُن کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتے وہ ہم کو معذور سمجھیں کیونکہ یہ کام مولانا موصوف کے سپرد ہے۔

بشپ صاحب لاہور کے نام ایک دوسری چھٹی اُن کے جواب کے جواب میں بھیجنی تجویز کی گئی ہے جس میں بشپ صاحب کے وجوہات انکار کو زبردست دلائل کے ساتھ نہایت متین اور معقول الفاظ میں توڑا گیا ہے۔ چھٹی مذکور انگریزی میں طبع ہونے کے واسطے لاہور بھیجی گئی ہے۔

نیو یارک کے لوگوں نے قحط زدگان ہند کی امداد کے واسطے جو کمیٹی قائم کی ہے اُس نے تقسیم خیرات کا انتظام اپنے اقتدار میں رکھا ہے اور نو آدمیوں کی ایک کمیٹی بمبئی میں مقرر کی ہے اسکو پچھتر ہزار روپیہ بھیجکر لکھا ہے کہ آیندہ ہر ہفتہ تیس ہزار روپیہ بھیجا جاوے گا۔

براہین احمدیہ

چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہے جسمیں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کی نبوۃ اور رسالت کے ثبوت میں تین سو زبردست دلائل قاطع دی گئی ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلیٰ و افضل کیا گیا ہے اور اثبات رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم ہیں۔ آج تک کوئی کتاب ایسی تصنیف نہیں ہوئی موافق و مخالف اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں اس کی پہلے قیمت پچیس روپے تھی اور بوجہ نایابی کے دنیا اس کی زیارت کو ترس رہی تھی۔ ہم نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں۔ کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوش خط خوشنما قیمت نہایت ہی کم صرف سے

المشتہر کریم بخش مالک مطبع مفید عام پریس سیالکوٹ

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریہ اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں اور گالیاں دی جاتی ہیں کہ غیرت مند مسلمان کا بدن کانپ جاتا ہے اور آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان اُنکو پڑھکر اسلام سے متشکک اور مرتد ہوگئے ہیں ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی اُنکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دنداں شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچائے اور ان کا حوصلہ بڑھائے۔ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایک بات سے وصول ہوجاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے جمع ہوجاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی مذہب اور سچا مذہب ہے کیا اُس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہونی چاہئے ضرور ہونی چاہیئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ **انوار الاسلام** ماہوار نکالنے پر مجبور ہوے جس میں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں اور آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جواب لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگائے اور مطالعہ فرمائے حجم ۲۸ صفحے ماہوار قیمت نہایت کم معہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ واعظین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالانہ صرف ۱۲؍ اور غیر مذاہب سے ۸؍ لی جاتی ہے اس غرض سے کہ غیر مذہب والوںکو روبرو خدا تعالےٰ کے یہ موقع نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں یہ رسالہ انوار الاسلام نہیں دیکھا

المشتہر منشی کریم بخش مالک

مہتمم رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ

نوٹس

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ اطلاع دیتے ہیں کہ اکثر خط اُن کے پاس ایسے آتے ہیں کہ بھیجنے والوں کے نام یا مقام نہیں پڑھے جاتے اور بعض وقت بڑے ضروری خطوط افسوس کے ساتھ چاک کئے جاتے ہیں اور بعض اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے اس لئے ہر ایک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر ایک صاحب اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ کریں۔

ایڈیٹر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد از تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عا ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۱۰ر خالص ممیرا فی ماسہ عہ ۵ محصول سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا کرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم۔ ڈاکٹر ڈی ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ امت دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتا تھا اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھی صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔
راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی بہت جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس بائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴ میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کیلئے ممیرے کا سرمہ بہت مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۹۸ء میں جمع کیا گیا۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی کے اہتمام سے چھپا